سوال

ميري دو بيوياں ہيں ميں ايک کےليے سونے کا ہديہ خريدنا چاہتا ہوں کيا ميرے ليے ايسا کرنا جائز ہے يا کہ يہ بيويوں کے مابين عدم عدل ميں شامل ہوتا ہے، آپ کے علم ميں ہونا چاہيے کہ ميں دوسري بيوي کے حق ميں کمي نہيں کرتا ؟

جواب

ہمہ قسم کي حمد اللہ تعالي کےليے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جس کي دو يا دو سے زيادہ بيوياں ہوں اسے ان کے مابين عدل و انصاف کرنا چاہيے اس کےليے حلال نہيں کہ کسي ايک بيوي کو نان و نفقہ اور رہائش اور شب بسري ميں خاص کرے، جو کوئي بيويوں کے مابين عدل و انصاف نہيں کرتا اس کےليے بہت سخت وعيد آئي ہے :

ابو ہريرہ رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتے ہيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

جس کي دو بيوياں ہوں اور وہ ان ميں سے ايک کي جانب مائل ہو وہ روز قيامت آئے گا تو اس کي ايک جانب گري ہوئي ہوگي .

اور ايک روايت ميں ہے کہ : وہ اپني گري ہوئي يا مائل جانب کو گھسيٹ رہا ہوگا . مسند احمد (2/295) (347-471) اور امام نسائي اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے بھي سنن ميں روايت کي ہے .

اور ايک روايت ميں ہے کہ ابو ہريرہ رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتے ہيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(جس کي دو بيوياں ہوں اور وہ ان ميں سے ايک کي جانب مائل ہو تو روز قيامت آئے گا اور اس کي ايک جانب مائل ہوگي) سنن ابو داود (2/601) اور امام ترمذي نے الجامع ميں روايت کيا ہے .

اس ميں يہ دليل پائي جاتي ہے کہ سوکنوں کے مابين عدل و انصاف کرنا ضروري ہے، اور ان ميں سے ايک بيوي کا جانب ميلان رکھنا جس سے دوسري کي حق تلفي ہوتي ہو حرام ہے ليکن دلوں کا ميلان اس ميں شامل نہيں کيونکہ وہ دل پر کنٹرول نہيں رکھتا اور اسي ليے رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم اپني بيويوں کے ساتھ تقسيم ميں برابري کيا کرتے اور فرماتے :

اے اللہ جس کا ميں مالک ہوں اس ميں يہ ميري تقسيم ہے، لھذا جس کا مالک تو ہے ميں نہيں اس ميں ميرا مؤاخذہ نہ کرنا . (يعني دلي محبت کا)

تو اس بنا پر خاوند کےليے جائز نہيں کہ وہ کسي ايک بيوي کو ايسي چيز ميں خاص کرے جس کا وہ خود مالک ہے، لھذا اگر اس نے ايک بيوي کو گھر وغيرہ ہبہ کيا تو اس کےليے ضروري ہے کہ اس ميں وہ بيويوں کے مابين برابري کرے اور ہر ايک کو اسي طرح کي چيز يا اس کي قيمت ادا کرے، ليکن اگر دوسري بيوي اسے اس کي اجازت دے تو اس ميں کوئي حرج نہيں . اھ .

فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (16/189)

34701